Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون: ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۳/۷۸ | منگل ۲۴/ربیع الثانی ۱۴۱۴ھ ' ۱۲ اخاء ۱۳۷۲ ہش ' ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۲۸

اپنے مولا کو ناراض مت کرو

اے عزیزو! تم تھوڑے دنوں کے لئے اس دنیا میں آئے ہو اور وہ بھی بہت کچھ گذر چکے۔ سو اپنے مولا کو ناراض مت کرو۔ ایک انسانی گورنمنٹ جو تم سے زبردست ہو اگر تم سے ناراض ہو تو وہ تمہیں تباہ کر سکتی ہے پس تم سوچ لو کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی سے کیونکر تم بچ سکتے ہو اگر تم خدا کی آنکھوں کے آگے متقی ٹھہر جاؤ تو تمہیں کوئی بھی تباہ نہیں کر سکتا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

جب تک ہم اپنی اصلاح نہیں کریں گے ہم دنیا کے مربی نہیں بن سکتے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ فرمودہ یکم اکتوبر ۱۹۹۳ء کا خلاصہ جو بیت الفضل لندن سے چار مواصلاتی رابطوں کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔

(اس خطبہ کا خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے)

لندن: یکم اکتوبر:

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو متوجہ فرمایا ہے کہ تب تک ہم خود اپنی اصلاح نہیں کریں گے اپنے وجودوں کو غیر اللہ کی محبت سے خالی نہیں کریں گے جب تک ہم دنیا کے مربی نہیں بن سکیں گے اور ہمیں ملنے والی فتح بہت دور تک ٹال دی جائے گی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کی ذیلی تنظیموں پر زور دیا کہ وہ دعوت الی اللہ کے جماعتی پروگرام کی اتباع میں اپنے پروگرام بنائیں۔ دنیا بھر میں خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ میں دعوت الی اللہ کی مہم میں بڑی شدت آگئی ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ ارشادات بیت الفضل لندن میں آج خطبہ ارشاد کرتے ہوئے فرمائے۔ حسب معمول حضور ایدہ اللہ کا یہ خطبہ چار مواصلاتی سیاروں کے باہمی رابطے کے ذریعے دنیا بھر میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ حضور کے اردو خطبہ کے علاوہ دیگر ۴ زبانوں میں انگریزی 'عربی 'فرنچ اور بنگلہ میں اس کا رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خطبہ کے ابتداء میں فرمایا کہ گذشتہ خطبہ کا مضمون شروع کرنے سے پہلے مختلف ممالک میں جماعتوں اور ذیلی تنظیموں کے اجتماعات کا ذکر کرتا ہوں۔ اس ذکر سے مختلف ممالک میں ایسے اجتماعات کے انعقاد کی حوصلہ افزائی بھی ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے جس حد تک توفیق دی ان کا ذکر خطبہ میں کیا جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے درج ذیل اجتماعات کا ذکر فرمایا

مجلس انصار اللہ ضلع راولپنڈی ' مجلس خدام الاحمدیہ اوکاڑہ ' رحیم یار خان ' ضلع قصور (تینوں ذیلی تنظیموں کے اجتماعات) جماعت احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ ' جماعت احمدیہ فرانس کا تیسرا سالانہ جلسہ ' مجلس خدام الاحمدیہ ہالینڈ کا سالانہ اجتماع ' ہندوستان کی لجنہ اماء اللہ کے صوبائی اجتماعات۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ پہلے لجنہ اماء اللہ ہندوستان کا ایک ملک گیر سالانہ اجتماع منعقد ہوتا تھا مگر بھارت کی صدر لجنہ صاحبزادی امتہ القدوس صاحبہ نے یہ کہا کہ بھارت کی جماعتیں غریب ہیں۔ فاصلے بہت طویل ہیں ان کے لئے ایک اجتماع میں شامل ہونا ممکن نہیں ہوتا اس لئے صوبائی اجتماعات منعقد کئے جارہے ہیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ کوریا کا سالانہ اجتماع۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہاں ایک دو سال سے نئی جماعت قائم ہوئی ہے۔ بعض باہمت نوجوانوں نے یہ عہد کر رکھا ہے کہ وہ خود ہی اس جماعت کو قائم بھی رکھیں گے اور خود ہی چلائیں گے۔ مگر مالی مشکلات کی وجہ سے انہیں اس میں دشواری پیش آئی ہے۔ جاپان کی جماعت ان کی سرپرستی بھی کر رہی ہے اور مدد بھی اس اجتماع کی رونق بڑھانے کے لئے جاپان سے بھی ۸۔ خدام کوریا گئے ہیں۔

ان اجتماعات کے موقعہ پر اپنا پیغام دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ جلسہ سالانہ برطانیہ ۱۹۹۳ء کے موقعہ پر جو عالمی بیعت ہوئی تھی اس کے بعد ساری جماعت میں دعوت الی اللہ کا ایک نیا ولولہ پیدا ہوا ہے۔ مختلف جگہوں سے خبریں مل رہی ہیں کہ جو علاقے اس بیعت میں پیچھے رہ گئے تھے وہ بڑے ولولے اور جوش سے عہد باندھ رہے ہیں کہ اس کمی کو پورا کریں گے جہاں کامیابی حاصل ہوئی تھی وہ یہ عہد کر رہے ہیں کہ اس سال دوگنا نہیں بلکہ کئی گنا زیادہ کامیابی حاصل کریں گے۔ تاہم دوگنا بیعتیں کروانے کا ارادہ تو ہر جگہ ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تمام ذیلی تنظیمیں اپنے اپنے دائرے میں بھی کام کریں۔ لیکن جہاں جماعت کا اجتماعی منصوبہ چل رہا ہو وہاں ذیلی تنظیموں کا اپنا الگ منصوبہ بنانا اور اس پر عمل کرنا مناسب نہیں ہے۔ اس لئے سب ذیلی تنظیمیں مل کر اس پروگرام کو آگے بڑھانے کی کوشش کریں۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خصوصی دعائیں کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ وہی دعائیں کامیابی پاتی ہیں جو دنیاوی آلودگیوں سے پاک ہو کر آسمان کی طرف جاتی ہیں۔

اس مختصر سے ارشاد کے بعد حضور ایدہ اللہ

مسلسل صفحہ ۲ پر

درخواست دعا

○ مکرم ڈاکٹر عبد الغفور صاحب (ننکانہ صاحب) جو اسیر راہ مولا رہ چکے ہیں ان دنوں دائیں پھیپھڑے میں زخم کی وجہ سے شدید بیمار ہیں۔

ان کی صحت کاملہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

○ مکرم مولانا مقبول احمد ذبیح صاحب واقف زندگی کا بیٹا عزیزم وسیم احمد ناصر متعلم جماعت نہم گیارہ روز سے مسلسل بعارضہ بخار بیمار ہے۔ کمزور بہت ہو گیا ہے احباب کرام سے بچے کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ امتہ العزیز صاحبہ بیوہ قاری محمد امین صاحب سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان مورخہ ۷۔ اکتوبر ۱۹۹۳ء کو فضل عمر ہسپتال میں ۸۲ سال کی عمر میں قضائے الٰہی سے وفات پاگئی ہیں۔ آپ موصیہ تھیں۔ ان کے داماد دین محمد شاہد ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ نے جنازہ پڑھایا اور بہشتی مقبرہ میں تدفین ہونے پر دعا کرائی۔

اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی فرماتے ہیں "تحریک جدید کے چندے کو مضبوط کیا جائے اور انیس سال کے دور کو اس کا اختتام نہ سمجھ لیا جائے دور تو تمہیں اس لئے ملا ہے کہ تم میں قربانیوں کی عادت پیدا ہو اب میں نے اس چندے کو لازمی کر دیا ہے۔ جماعت کے ہر مرد اور عورت کا فرض ہے کہ اس میں حصہ لے" (وکیل المال اول تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ
پبلشر : آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر : قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

تعالیٰ نے گذشتہ خطبہ کے تسلسل میں مضمون کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ گذشتہ خطبہ میں ہر چیز کا جوڑا پیدا کرنے کے بارے میں ذکر کیا گیا تھا اور یہ بتایا گیا تھا کہ انسان کی روح کا اللہ تعالیٰ سے ایک طبعی جوڑ ہے۔ لیکن جوڑے تو ایک جیسی انواع کے درمیان ہوتے ہیں۔ انسان کا خدا اسے کس طرح جوڑا بن سکتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ اسی لئے میں نے جوڑ کہا ہے۔ جوڑا نہیں کہا۔ اللہ تعالیٰ نے بھی اس مضمون کی وضاحت فرمائی ہے کہ جوڑے تمہیں میں سے بنائے جائیں گے اللہ تعالیٰ نے تو اپنے بارے میں فرمایا ہے کہ اس جیسی اور کوئی شے نہیں ہے۔

اس ضمن میں پیدا ہونے والے ایک اور سوال کا حضور ایدہ اللہ نے ذکر فرمایا کہ جب انسان کا اور اللہ کا جوڑا نہیں بن سکتا تو اس کو یہ کیوں کہا جا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑو اس سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے تفصیل سے یہ امر بیان فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے انسان کو اپنی فطرت پر پیدا کیا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے بتایا کہ ہر خالق کی اپنی تخلیق پر ایک چھاپ ہوتی ہے اور ناممکن ہے کہ ایسا نہ ہو۔ مصور کا اندرونی مزاج اس میں جھلکتا ہے تبھی ماہرین قیمتی تصاویر کو ان کی طرز سے پہچان لیتے ہیں اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مشہور مصوروں کی تصاویر کی نقل بنانے والے ایک مجرم کا ذکر کیا جو اپنی تمام تر مہارت کے باوجود اس لئے پکڑا گیا کہ وہ مشہور مصوروں کی نقل کرتے ہوئے ان کے طرز اور مزاج کی نقل نہ کر سکا۔ اور یہ بات ماہرین نے نوٹ کر لی۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ مصور کی تخلیق ہمیشہ اس کی اپنی آرزو سے کم ہوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرانس کے ایک مشہور مصور کا ذکر فرمایا جس نے بے حد سخت محنت سے اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر سالہا سال کی مشقت سے ایک بادشاہ کے محل کی چھت پر مصوری کی اور اس میں ساری عمر لگا دی مگر تکمیل کے بعد جب اس نے ایک عمومی نظر اپنی تخلیق پر ڈالی تو وہ اسے اس کی آرزو سے کم نظر آئی۔ اس پر وہ اس ناکامی سے ایسا دل برداشتہ ہوا کہ اس نے وہیں اونچی جگہ سے چھلانگ لگا کر خودکشی کر لی۔

حضور ایدہ اللہ نے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے شعر کی مثال دی جو عموماً شاعر کے ذہنی معیار سے کم ہوتے ہیں حضور ایدہ اللہ نے غالب کی مثال دی اور فرمایا کہ اس نے اپنا بہت سا کلام ناقص سمجھ کر خود ہی ضائع کر دیا۔

ان مثالوں سے حضور ایدہ اللہ نے واضح فرمایا کہ تخلیق کار کی تخلیق کتنی ہی عظیم کیوں نہ ہو وہ اپنے خالق سے ہمیشہ کم رہتی ہے۔ پس خدا کی مثل پیدا کرنے کا تو کوئی سوال ہی نہیں۔ مطلب صرف یہ بتانا ہے کہ اللہ فرماتا ہے کہ میں نے اپنے بندے میں یہ صلاحیتیں رکھ دی ہیں کہ وہ چاہے تو میری صفات اختیار کر سکتا ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے جوڑے پیدا کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے کہ انسان جوڑوں سے سکینت حاصل کرے عارضی سکون پائے مگر ساتھ ہی فرما دیا کہ دل کا حقیقی اطمینان اللہ تعالیٰ کی یاد ہی سے حاصل ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان جوڑوں کو حقیقی جوڑے سمجھ کر شرک نہ کرو بلکہ حقیقی جوڑ اللہ تعالیٰ سے اختیار کرو۔ اس سے تبتل الی اللہ کا مفہوم نکلتا ہے۔ کہ پہلے توحید پر عمل کرو اور اس کے بعد جب سارے دوسرے جوڑ ختم ہو جائیں تو اللہ سے مستقل اور مضبوط پیوند اور جوڑ اختیار کرو اور اسی طرف دوڑو۔ اللہ کے رنگ کو اور اس کی فطرت کے نقوش کو پکڑو۔ اس کی صفات کو اپنی ذات میں جاری کرنے کی کوشش کرو تو تم خدا تعالیٰ کے مظہر بن جاؤ گے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا کیا ہے۔ اللہ کی صورت کیا ہے؟ اس سے مراد اس کی صفات حسنہ ہیں کیونکہ اللہ کی تو کوئی جسمانی شکل نہیں وہ تو لطیف تر وجود ہے۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ساری مخلوق میری عیال ہے۔ اسمیں تو اللہ تعالیٰ نے انسان کا ہی نہیں مخلوق کا لفظ بولا ہے تاکہ بنی نوع انسان کو کوئی ایسا غرور کا احساس نہ ہو کہ صرف ہم ہی اللہ کے پیارے ہیں۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ اللہ کا پیارا تو وہ ہو گا جو اس کے نزدیک ہو گا۔ جو مخلوق کی خیر اور بھلائی چاہے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اللہ ہر نومولود کو اپنی فطرت پر پیدا کرتا ہے۔ وہ معصوم ہوتا ہے مگر اس کے ماں باپ اسے کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی ہے کہ اللہ سے یہ عرض کرو کہ اے اللہ ہمیں ایسا نہ بننے دینا جس کے نتیجے میں آگ کا ایندھن بننے کے سوا ہماری کوئی حیثیت نہ رہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس پہلو سے جب دیکھیں تو کئی اندھیرے گوشے ایسے دکھائی دیتے ہیں جن میں ایسے وجود ہیں جو دکھائی نہیں دیتے لیکن اندر ہی اندر عمل کر رہے ہوتے ہیں اسی لئے شیخ سعدی نے کہا ہے کہ

ہر گوشہ گماں مبر کہ خالی است
شاید کہ پلنگ خفتہ باشد

کہ جنگل میں احتیاط سے چل یہ نہ سمجھ کہ خالی جگہ ہے بلکہ ہو سکتا ہے کہ یہاں کوئی شیر سویا پڑا ہو۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اسی لئے انذار کا مضمون اس طرف متوجہ کرتا ہے کہ "میں خدا کی طرف سے تم کو کھلا کھلا ڈرانے والا ہوں" کس سے ڈرانے والا؟ اس سے کہ ہمارے اپنے وجود کے اندر غیر اللہ کے کئی نقوش چھپے بیٹھے ہوتے ہیں۔ جنہوں نے فطرت کے نقش کو چھپایا ہوا ہے۔ جب تک وہ نقش ظاہر نہ ہوں گے اللہ سے اتحاد و اتصال کی جگہ قائم نہ ہو گی۔

حضور ایدہ اللہ نے نصیحت فرمائی کہ اپنے وجود میں ڈوب کر دیکھیں تو خدا کی طرف دوڑنے کی اتنی راہیں آپ کو نظر آئیں گی کہ کتنے راستے ہیں مگر ہم ان پر نہیں چلے۔ کہیں غیر اللہ کا خوف دامن گیر ہے کہیں غیر اللہ کی طمع دامن گیر ہے۔ پس اس روشن انتباہ کے بعد لازماً ہمیں بیدار مغزی سے وہ روشن جگہیں تلاش کرنی ہونگی۔ غیر اللہ کی محبت کا رنگ اتار کر اللہ کی محبت کا رنگ چڑھانا ہو گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ اہم نکتہ ارشاد فرمایا کہ یہ مضمون اصلاح کے لئے بہت اہمیت رکھا ہے جب تک ہم اس کی گہرائیوں میں اتر کر خود اپنی اصلاح نہیں کریں گے ہم دنیا کی اصلاح کس طرح کریں گے اب جو غلبہ کے دن قریب آ رہے ہیں تو اگر ہم نے اپنی اصلاح کو کامل نہ کیا تو دنیا کے مربی نہ بن سکیں گے اگر جلد ہمیں فتح مل گئی اور ہماری اپنی اصلاح نہ ہوئی تو ہم نئے آنے والوں پر کچھ اللہ کے رنگ اور کچھ غیر کے رنگ چڑھانے والے ہونگے۔ اور اگر ہماری حالت کو خدا کی تقدیر نے قبول نہ کیا کہ ایسی صورت میں ہمیں فتح نہ دی جائے تو یہ فتح ہم سے بہت دور تک ٹال دی جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے زور دیکر فرمایا آپ اپنے نفس کے سچے مربی بن جائیں تو میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں فتح کا دن آپ کے بہت قریب کر دیا جائے گا۔

مصائب کا بھاری جوا دیکھ کر
سدا اپنی گردن جھکا دیکھ کر

مجھے حشر کے دن غشی آگئی
عبادات اپنی قضاء دیکھ کر

جلا دی ہے کشتی بھی میں نے تو آج
خدایا ترا آسرا دیکھ کر!!

یہ تم ہو مگر کتنی بدلی سی ہو؟
مجھے آج دل نے کہا دیکھ کر!

یہ مانا مسیحا ملے گا ضرور
مگر زخم اپنے دکھا دیکھ کر

خدا کی نظر سے بچے گا کہاں؟
ذرا اپنا خنجر چھپا دیکھ کر

کسی سنگدل کی ہوئی آنکھ نم
پڑا دل پہ وقت دعا دیکھ کر

مجھے لوگ کہتے ہیں پیچھے ہو کیوں؟
میں چلتی ہوں تیری رضاء دیکھ کر

نہ جانے خدا بس رہا ہو کہاں؟
کسی دل کا کعبہ ہو۔ ڈھا دیکھ کر

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

ضرورت ہے

○ نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں لیبارٹری اسسٹنٹ کی ضرورت ہے۔ تعلیمی قابلیت کم از کم F.Sc. ہے۔ بی۔ ایس۔ سی (بیالوجی + کیمسٹری) بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ خواہش مند حضرات فوری طور پر دفتر نصرت جہاں اکیڈمی سے رابطہ کریں۔
پرنسپل

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی - اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے

انقلاب حقیقی

حضرت امام جماعت الثانی اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے نے جلسہ سالانہ منعقدہ ۱۹۳۷ء کے موقعہ پر "انقلاب حقیقی" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی اس کے بعض حصے قارئین الفضل کی خدمت میں پیش کئے جاتے ہیں۔ حضور نے فرمایا:۔

سب سے پہلے میں جماعت احمدیہ کو اس امر کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ جماعت کو یہ امر اچھی طرح یاد رکھنا چاہئے کہ دو اصول ایسے ہیں جو دنیا میں ہمیشہ سے کارفرما ہیں۔ اور قومی زندگی ان دو اصول کے بغیر قائم نہیں رہتی۔ آدم سے لے کر اس وقت تک دینی کیا اور دنیوی کیا عقلی کیا اور علمی و عملی کیا کوئی تحریک ایسی نہیں جو حقیقی طور پر اس وقت تک کامیاب ہوئی ہو جب تک کہ یہ دو باتیں اس کے ساتھ شامل نہ ہوں۔

اول اصول یہ ہے کہ کوئی تحریک دنیا میں حقیقی طور پر کامیاب نہیں ہو سکتی جب تک اس میں کوئی نیا پیغام نہ ہو۔ یعنی وہ کوئی ایسی چیز دنیا کے سامنے پیش نہ کر رہی ہو جو پہلے کسی کو معلوم نہ ہو یا کم سے کم یہ کہ اس وقت کے لوگ اسے بھول چکے ہیں۔ مثلاً "ہمارے اس ملک میں ایسی انجمنیں کامیابی سے چلتی ہیں جن کی غرض یہ ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو تحریک کریں کہ لڑکوں کو سکول بھیجنا چاہیے۔ کیونکہ ہمارے ملک میں لڑکے عام طور پر سکول نہیں جاتے۔ لیکن لنڈن یا برلن میں اگر کوئی اس قسم کی انجمن بنے جس کی غرض لوگوں کو یہ تحریک کرنا ہو کہ تم بچے سکولوں میں پڑھنے کے لئے بھیجا کرو تو وہ کبھی نہیں چلے گی کیونکہ لوگ کہیں گے جب ہم میں سے ہر شخص اپنے لڑکے کو سکول بھیج رہا ہے تو اس انجمن کے معرض وجود میں لانے کا کیا فائدہ ہے لیکن اگر وہاں کوئی انجمن ایسی بنے جو یہ کہے کہ فلاں قسم کی تعلیم اپنے بچوں کو نہ دلاؤ بلکہ فلاں قسم کی تعلیم دلاؤ تو چونکہ اس میں ایک نیا پیغام ہو گا۔ اس لئے اگر وہ تحریک مفید ہو گی تو اسے پیش کرنے والی انجمن مقبول اور کامیاب ہو سکے گی۔

غرض وہی تحریکات دنیا میں کامیاب ہوا کرتی ہیں۔ جن میں کوئی ایسی چیز دنیا کے سامنے پیش کی گئی ہو جو اس وقت دنیا کی نگاہ سے اوجھل ہو یا بالکل نئی ہو اس امر کو یورپ والے پیغام کا نام دیتے ہیں۔

پس اگر کوئی تحریک دنیا میں کامیاب طور پر قائم رہتی ہے تو اس کے معنے یہ ہیں کہ یقیناً وہ دنیا کے لئے کوئی ایسا پیغام لائی ہے جو مفید ہے۔ اور یہ خیال کہ ایک کذاب اور مفتری بھی ایسا پیغام لا سکتا ہے۔ جو لوگوں کے لئے دینی رنگ میں مفید ہو اور دنیا میں قائم رہے کسی احمق کے ذہن میں ہی آئے تو آئے کوئی دانا انسان ایسا خیال نہیں کر سکتا۔ دوسرا اصل جو دنیا میں رائج ہے اور جو مذہبی اور دنیوی دونوں قسم کی تحریکوں کی کامیابی کے لئے ضروری ہوتا ہے یہ ہے کہ اصلاح کے ہمیشہ دو ذرائع ہوتے ہیں یا صلح یا جنگ۔ یعنی یا تو صلح کے ساتھ وہ پیغام پھیلتا ہے یا جنگ اور لڑائی کے ساتھ پھیلتا ہے۔ یا تو یہ ہوتا ہے کہ وہ باتیں دنیا میں پھیلادی جاتی ہیں لوگ ان پر بحثیں کرتے ہیں اور آخر لوگ انہیں اپنا لیتے ہیں۔ اور اپنے عقائد میں شامل کر لیتے ہیں۔ جیسے دنیا میں پہلے لوگ یہ کہا کرتے تھے کہ زمین چپٹی ہے بلکہ اب تک بھی بعض لوگ ایسے موجود ہیں جو زمین کو گول نہیں سمجھتے بلکہ چپٹی سمجھتے ہیں۔

چنانچہ میں ایک دفعہ لاہور گیا اور اسلامیہ کالج کے ہال میں میں نے لیکچر دینا شروع کیا تو ایک شخص میرے لیکچر ہی میں کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا۔ سوال و جواب کا بھی موقعہ دیا جائے گا یا نہیں۔ پریذیڈنٹ نے پوچھا کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ وہ کہنے لگا میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ زمین گول نہیں بلکہ چپٹی ہے۔ اور مجھ سے اس بات پر بحث کر لی جائے۔ انہوں نے کہا کہ اس لیکچر میں زمین کے گول یا چپٹے ہونے کا ذکر نہیں۔ وہ کہنے لگا ہو یا نہ ہو۔ ایسی اہم بات کا ذکر کس طرح چھوڑا جا سکتا ہے۔

غرض اب بھی ایسے لوگ موجود ہیں مگر بہت کم۔ لیکن پہلے زمانہ میں سوائے مسلمانوں کے تقریباً سب لوگ ہی کہا کرتے تھے کہ زمین چپٹی ہے۔ مسلمانوں میں البتہ زمین کے گول ہونے کا خیال رائج تھا۔ اور یورپ کے لوگ اس کے مخالف تھے۔ چنانچہ جس وقت زمین کے گول ہونے کا سوال اٹھا۔ یورپ کے لوگوں نے اس کا نہایت سختی سے انکار کیا۔ اور اس کی مخالفت کی مگر مسلمانوں میں یہ خیال دیر سے قائم تھا۔ اور انہی سے اس قسم کی باتیں سن کر کولمبس کو امریکہ کی دریافت کا خیال پیدا ہوا تھا۔ کیونکہ کولمبس کسی مسلمان کا شاگرد تھا۔ اور وہ مسلمان حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کے مرید تھے جنہوں نے اپنے بعض رویاء و کشوف کی بناء پر اپنی کتابوں میں یہ لکھا تھا کہ سپین کے سمندر کی دوسری طرف ایک بہت بڑا ملک ہے۔ اور چونکہ مسلمانوں میں زمین کے گول ہونے کا خیال جڑھ پکڑ رہا تھا حضرت محی الدین ابن عربی رضی اللہ عنہ کے مرید خیال کرتے تھے کہ غالباً" ہندوستان ہی کی طرف آپ کے کشف میں اشارہ ہے کولمبس نے ان روایات کو سنا تو اس کے دل میں جوش پیدا ہوا کہ وہ اس سمندر کی طرف سے ہندوستان پہنچے۔ مگر چونکہ اس سفر کے لئے روپیہ کی ضرورت تھی اور روپیہ کولمبس کے پاس تھا نہیں اس لئے اس نے بادشاہ کے سامنے یہ سوال پیش کیا اور ملکہ کے پاس بھی بعض بڑے آدمیوں کی سفارش پہنچائی۔ تا ملکہ بادشاہ پر اپنا اثر ڈالے۔ ملکہ کو یہ تجویز پسند آئی۔ اس نے خیال کیا کہ اگر اس مہم میں کامیابی ہوئی تو ہمارے ملک کو بہت فائدہ پہنچے گا۔ پس اس نے بادشاہ کے پاس سفارش کرنے کا وعدہ کیا اور سفارش کی بھی۔ لیکن جب بادشاہ نے امراء دربار سے مشورہ کیا تو پوپ کے نمائندے نے اس خیال کی سخت تضحیک کی اور اس نے کہا کہ یہ خیال کہ زمین گول ہے سخت احمقانہ ہے۔ بلکہ مذہب کے خلاف ہے اور ایسے احمق اور بیوقوف کو روپیہ دینا علم سے دشمنی ہے۔ اس نے ایک پرزور تقریر کے ذریعہ سے کولمبس کے خیال کی تغلیط کی۔ اور بتایا کہ کولمبس یا خود پاگل ہے یا ہمیں پاگل بنانا چاہتا ہے۔ اگر زمین گول ہے اور ہندوستان ہماری دنیا کے دوسری طرف ہے تو اس کے تو یہ معنی ہوں گے کہ کرہ ارض کے دوسری طرف کے لوگ ہوا میں لٹک رہے ہیں پس کولمبس یہ کہہ کر کہ زمین گول ہے ہم سے یہ منوانا چاہتا ہے کہ دنیا کا ایک حصہ ایسا بھی ہے جس میں بسنے والے لوگوں کی ٹانگیں اوپر ہیں اور سر نیچے ہیں۔ اس حصہ میں جو درخت اگتے ہیں ان کی جڑیں اوپر ہوتی ہیں اور درخت ہوا میں لٹک رہے ہوتے ہیں اور بجائے اس کے کہ بارش اوپر سے نیچے گرے اس علاقہ میں نیچے سے اوپر کی طرف بارش گرتی ہے اور سورج زمین کے اوپر نہیں ہے بلکہ اس علاقہ میں زمین کے نیچے نظر آتا ہے۔

غرض اس پادری نے اپنے جاہلانہ خیالات کو ایسی رنگ آمیزی سے بیان کیا کہ لوگوں کو یقین ہو گیا کہ کولمبس دھوکا باز شخص ہے اور دربار نے بادشاہ کو یہ مشورہ دیا کہ اس شخص کی ہرگز مدد نہیں کرنی چاہئے۔ اور کولمبس کا سفر ایک لمبے عرصے تک کے لئے ملتوی ہو گیا۔ آخر ملکہ نے اپنی ذاتی آمد سے اسے روپیہ دلوایا اور کولمبس نے امریکہ دریافت کیا۔ جس سے سپین والوں کو بہت فائدہ پہنچا۔

غرض ایک وہ زمانہ تھا کہ بڑے بڑے عقلمند یہ تسلیم نہیں کرتے تھے کہ زمین گول ہے اور اس پر ہنستے تھے لیکن آج بچوں سے بھی پوچھو تو وہ کہہ دیں گے کہ زمین گول ہے اور اس کی دلیل یہ ہے کہ جب جہاز نظر آتا ہے تو پہلے اس کا اوپر کا حصہ نظر آتا ہے پھر نیچے کا۔ اور اسی طرح کی کئی اور دلیلیں دیتے جائیں گے۔ غرض اب دنیا نے اس عقیدہ کو اپنا لیا ہے اور یہ بات رائج ہو گئی ہے تو بعض چیزیں ایسی ہوتی ہیں جو آہستہ آہستہ دنیا میں مقبول ہو جاتی ہیں بعض دفعہ تو اس طرح کہ پہلی بعض چیزوں کو منسوخ کر کے وہ قائم ہو جاتی ہیں اور بعض دفعہ اس طرح کہ پہلی بھی موجود رہتی ہیں اور نئی بھی اپنی جگہ پیدا کر لیتی ہیں۔ جیسے موٹریں اور لاریاں آئیں تو گھوڑے بھی رہے مگر موٹروں اور لاریوں نے بھی اپنی جگہ بنا لی۔

شروع شروع میں جب ریل جاری ہوئی تو انگلستان میں لوگ ریل کے آگے لیٹ جاتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم مر جائیں گے پر اسے چلنے نہیں دیں گے۔ مگر آخر ریل دنیا میں رائج ہو گئی۔ ٹیلیفون جب مکہ میں لگا تو عربوں نے کہہ دیا کہ یہ شیطان ہے جو مکہ میں لایا گیا ہے اور ابن سعود کی اسقدر مخالفت ہوئی کہ اس کی فوجیں باغی ہونے لگیں۔ آخر اس نے پوچھا کہ یہ شیطان کس طرح ہو گیا وہ کہنے لگے شیطان نہیں تو اور کیا ہے جدہ میں ایک شخص بات کرتا ہے اور وہ مکہ میں پہنچ جاتی ہے یہ محض شیطان کی شعبدہ بازی ہے۔ وہ سخت گھبرایا کہ اب میں کیا کروں۔ آخر ایک شخص نے کہا کہ ان لوگوں کو میں سمجھا دیتا ہوں چنانچہ ٹیلی فون پر ایک طرف اس نے عربوں کے اس لیڈر کو کھڑا کیا جو کہا کرتا تھا کہ شیطان بولتا ہے اور دوسری طرف خود کھڑا ہو گیا اور اس نے پوچھا کہ بتاؤ حدیث میں آتا ہے یا نہیں کہ لاحول سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ اس نے کہا آتا ہے پھر اس نے پوچھا کہ اگر کوئی حدیث کا منکر ہو تو وہ کیسا ہے۔ وہ کہنے لگا کافر۔ اس نے کہا اچھا سنو۔ میں لاحول پڑھتا ہوں۔ اور یہ کہہ کر لاحول پڑھا۔ اور اس معترض مولوی سے کہا کہ اب بتاؤ کہ کیا شیطان یہ لاحول دوسری طرف پہنچا رہا ہے۔ شیطان کو کہاں طاقت کہ وہ لاحول پہنچائے۔ وہ تو لاحول سنتے ہی بھاگ جاتا ہے۔ یہ بات اس معترض کی سمجھ میں بھی آگئی اور اس نے لوگوں کو بھی سمجھا دیا کہ یہ شیطان نہیں ہے کوئی اور چیز ہے۔

غرض کئی تحریکات دنیا میں پیدا ہوتی ہیں

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صاحبزادہ مرزا مجید احمد

تجارتی آداب- تصویر کا دوسرا رخ

چند روز ہوئے ایک تاجر دوست نے مجھ سے گلہ کے رنگ میں ذکر کیا کہ آپ نے جو "تجارت کے آداب" والا مضمون الفضل میں لکھا ہے وہ ایک لحاظ سے یکطرفہ ہے کیونکہ اس میں جو شکایات تاجروں اور دوکانداروں کو خریداروں اور گاہکوں سے ہیں انہی بالکل نظرانداز کر دیا گیا ہے۔ میں نے انہیں کہا کہ آپ بتائیں کہ آپ لوگوں کو کیا شکایات ہیں تو اس طرف دوستوں کی توجہ دلائی جاسکتی ہے تو انہوں نے جو سب سے بڑی شکایت بتائی وہ یہ تھی کہ لوگ وقت پر ادائیگی نہیں کرتے اور بعض کیا اکثر مرتبہ آخری قسط کی ادائیگی پر کچھ نہ کچھ ضرور جھگڑا کھڑا کر دیتے ہیں یا ادائیگی ہی نہیں کرتے یا پھر بحث اور جھگڑے میں کچھ نہ کچھ رقم مارنے کی کوشش کرتے ہیں اس طرح تاجر برادری کو محض لمبے جھگڑے اور مقدمہ بازی سے بچنے کی خاطر نقصان اٹھانا پڑ جاتا ہے۔ یہ تھی ان کی شکایت جو میں نے اپنی طرف سے بلاکم و کاست درج کر دی ہے۔

جہاں تک ان کی شکایت کا تعلق ہے میں اسے غلط تو ہرگز نہیں کہتا کیونکہ سوسائٹی میں ہر قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ اگر یہ درست ہے تو افسوس کی بات ہے لیکن مجھے امید ہے کہ ربوہ کے مکینوں کی زیادہ تعداد ہرگز ایسی نہ ہوگی جو ٹھیکہ دار یا مزدور کی رقم یا اس کا کچھ حصہ جانتے بوجھتے مار لیتے ہونگے۔ یہ تو سراسر گناہ ہے اگر کچھ کالی بھیڑیں ایسی ہیں بھی تب بھی اکثریت کو اقلیت کے گناہوں کی سزا نہ ملنی چاہئے۔ نیز اس معاملہ میں اگر یہ اصول اپنایا جائے کہ جب بھی دو آدمی مل کر کام کرنا چاہیں خاص طور پر جہاں رقم کا لین دین یا ٹھیکہ داری کی صورت ہو وہاں ضرور تحریر کر لینی چاہئے۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت میاں صاحب نے اغلباً ۱۹۵۸ء میں جب ربوہ میں تعمیرات کا کام زیادہ پیمانہ پر شروع ہوا تو انہوں نے اسی بنا پر ایک معاہدہ کا فارم چھپوا کر احباب کی توجہ اس طرف مبذول کروائی تھی کہ اگر ان امور کا خیال رکھا جائے اور تحریر کر لی جایا کرے تو آئندہ پیدا ہونے والے جھگڑوں سے بچا جا سکتا ہے۔

دوم- جہاں تک دہاڑی پر مزدور رکھنے کا معاملہ ہے تو آج کل کے دور میں اکثر یہ کام ٹھیکہ دار اپنے ذمہ لیتا ہے لیکن اگر آپ دہاڑی پر کام کروا رہے ہوں تو دن کے اختتام پر کام کا معائنہ کرنے کے بعد مزدور کو حسب ارشاد پسینہ خشک ہونے سے پہلے اس کی مقررہ کردہ اجرت روز کے روز ادا کر دی جائے۔

تیسرے- لیکن جو افسوس ناک صورت بالعموم دیکھنے میں آتی ہے وہ یہ ہوتی ہے کہ دونوں طرف سے قول کی پابندی نہیں کی جاتی۔ مثال کے طور پر اگر آپ کو کسی سینیٹری کے یا بجلی کے کام کرنے والے غرض تجارت کا وہ حصہ جسے عرف عام میں Utility Service کا نام دیا جاتا ہے سے جا کر کہیں کہ فلاں کام کروانا ہے تو آپ کو اکثر جواب ملتا ہے کہ جی آپ چلیں میں ابھی آیا یا بعض دفعہ ایک یا دو روز کے بعد آنے کا حتمی وعدہ کیا جاتا ہے اور بعض دفعہ اس پر ہفتوں گذر جاتے ہیں اور وعدہ وفا ہونے میں نہیں آتا بعض دفعہ یہ عمل ایک نہیں کئی مرتبہ دوہرایا جاتا ہے۔ اگر آپ کے پاس وقت نہیں یا کسی اور جگہ پر کام کر رہے ہیں یا آپ کے آدمی کسی اور جگہ پر لگے ہوئے ہیں تو آپ کو ہرگز وعدہ نہیں کرنا چاہئے۔ اور اگر وقت دیتے ہیں تو پھر قول کی پابندی کریں آخر قول کا بھی کوئی احترام ہوتا ہے نیز یہ جو طریق اپنا لیا گیا ہے جب پوچھا جائے کہ اجرت کیا ہو گی تو کہہ دیا جاتا ہے کہ جو مرضی ہو دیدیں بالکل غلط ہے اور جھگڑوں کی جڑ ہے۔ ممکن ہے کہ میری مرضی کچھ اور ہو اور آپ کی کچھ اور اور بعد میں اگر جھگڑا نہیں تو گلہ شکوہ ہی ہو۔ معین اور درست اجرت طلب کریں۔ یہ آپ کا حق بنتا ہے۔ کام شروع کرنے سے پہلے کام کرنے والے کی دہاڑی کا تعین ضرور کر لیں یعنی کام کی نوعیت کے لحاظ سے اجرت کا فیصلہ پہلے کر لیں کہ اتنے کا سامان لگے گا اور اتنی اجرت مزدوری ہو گی تو کوئی وجہ نہیں کہ جھگڑا پڑے۔

چوتھے- مکان کی تعمیر یا کسی بھی بڑے کام کے وقت یہ تعین ضروری ہے کہ اینٹ درجہ اول کی ہو گی یا درجہ دوم- چنائی سیمنٹ کی ہو گی یا گارے کی۔ سیمنٹ کی چنائی کی صورت میں سیمنٹ ریت کا تناسب کیا ہو گا۔ لکڑی کے کام کے ریٹ کیا ہونگے۔ لکڑی کون سی استعمال ہو گی اسی طرح بجلی کی تاریں- سوئچ پنکھے- سینٹری کا سامان ان کے متعلق باقاعدہ تحریر ہونی چاہئے کہ کون سی کمپنی کی استعمال کی جائیں گی۔ بجلی کی تاریں اور پائپ وغیرہ بالعموم کام کرنے کے بعد نظر سے پوشیدہ ہو جاتی ہیں اس لئے بہتر ہو گا کہ استعمال ہونے سے پہلے مالک کو دکھا دی جائیں۔

تاجر برادری سے میری درخواست ہے کہ وہ دیانت داری اور ستھرا کام کرنے کو اپنا شعار بنائیں۔ ایک کام ایسا ہوتا ہے جسے عرف عام میں ڈنگ ٹپاؤ کہا جاتا ہے وہ ایک دیانت دار اور ہنرمند آدمی کبھی کریگا ہی نہیں کیونکہ ایک تو اس میں اس کے ہنر کی بے عزتی ہے اور دوسرے خود اس کی بدنامی ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ جو کام کریں پختہ اور نفاست والا ہو۔ بالعموم دیکھا گیا ہے کہ شاذ ہی پائپ وغیرہ سیدھا یا ۹۰ درجے کے زاویہ پر لگائیں گے۔ بالعموم ٹیڑھا ہو گا جو ایک نفاست پسند آدمی کے لئے مستقل آزار کا موجب بنا رہتا ہے اگر توجہ دلائی جائے تو کہہ دیا جاتا ہے کہ جی پانی یا گیس ہی گذرنی ہے وہ سیدھے پائپ میں سے بھی گذر جائے گی اور ٹیڑھے میں سے بھی۔ ہم اپنے ہنر میں Perfection نہیں ڈھونڈتے۔ گزارے والا رویہ اختیار کر لیا ہے جو ہر لحاظ سے نامناسب ہے اور ہمارے قومی کیریکٹر پر اثر انداز ہوتا ہے۔ ممکن ہے کہ بیشتر تاجر اور آجر- مزدور اور کام کروانے والے میں جھگڑے اسی بات پر ہوتے ہوں آخر جو حق حلال کی کمائی خرچ کر رہا ہو گا وہ تو چاہتا ہے کہ عمدہ سے عمدہ کام ہو اور ادھر کام کرنے والے کا رویہ ہوتا ہے کہ بس دھاڑی بناؤ نفاست جائے بھاڑ میں۔ میرے خیال میں تو یہ ایک جائز شرط ہو گی کہ کام ختم ہونے پر مالک کو چند روز کی مہلت ضرور ملنی چاہئے کہ وہ اچھی طرح تسلی کر لے کہ جو کام کیا گیا ہے وہ ٹھیک اور Working Order میں ہے بھی یا نہیں فرض کریں کہ آپ دروازے پر ہینڈل لگاتے ہیں اور اس کے پیچ وغیرہ ٹھیک طرح سے کسے نہیں گئے اس وقت تو وہ کام ٹھیک کرے گا مگر دو ایک روز میں وہ ہاتھ میں آ جائیگا۔ یا بجلی کے سوئچ ٹھیک کام نہیں کرتے یا پہلا سوئچ دبائیں تو آخر والی بتی جلتی ہے اور آخری سوئچ سے پہلے والی۔ پنکھے میں نقص پیدا ہو جاتا ہے۔ پائپ ٹپکنا شروع کر دیتا ہے غرض بیسیوں نقص ہو سکتے ہیں یہ ہر لحاظ سے کام کرنے والے یا ٹھیکہ دار کی ذمہ داری بنتی ہے۔ اگر آپ اسی وقت تمام ادائیگیاں کر دیں تو پھر بالعموم ٹھیکہ دار یا کام کرنے والا ہاتھ نہیں آتا۔ جہاں تک دوسرے شہروں کے مقابلہ میں زیادہ قیمت لگانے کا سوال ہے تو دیواروں پر پینٹ کے ایک گیلن کے ڈبہ میں لاہور اور ربوہ کے ریٹ میں ۳۰ سے ۴۰ روپے فی گیلن کا فرق تو خود میں نے دیکھا ہے۔ پچھلے دنوں ایک ٹھیکیدار صاحب جو بڑی اچھی شہرت رکھتے ہیں سے میں نے پوچھا کہ آپ کل کام چیک کرنے نہیں آئے تو کہنے لگے کہ ٹائیل کاٹنے والی مشین کا بلیڈ لینے فیصل آباد گیا تھا کیونکہ یہاں ایک معمولی بلیڈ کی قیمت میں فیصل آباد کے مقابل میں پندرہ روپے کا فرق تھا۔ ممکن ہے کہ کام کروانے والے طبقہ سے تعلق رکھنے کی وجہ سے میرا طبعی جھکاؤ ان کی طرف ہو اور تاجروں اور ٹھیکہ داروں اور دیگر کام کرنے والوں کی تکالیف کا صحیح اندازہ نہ ہو اس لئے بہتر ہو گا کہ وہ اپنا نقطہ نظر خود پیش کریں لیکن پھر بھی بصد معذرت عرض کر لینے دیں کہ قیمتوں میں اتنے تضاد کی مجھے کوئی وجہ سمجھ نہیں آتی۔

آخر میں میرا مشورہ تو دونوں پارٹیوں کو یہ بھی ہے کہ کام کرنے والے اپنے پیشہ کی عزت اور اس میں دیانت داری کا خیال رکھیں اور کام کروانے والے جو بھی معاہدہ ہو خواہ زبانی بات طے ہو اس کے مطابق ادائیگی کریں۔ مجھے یقین ہے کہ اچھا اور دیانت داری سے کام کرنے پر کوئی کسی کا پیسہ اور حق نہیں مارتا۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایک دوسرے کا حق مارنے سے بچائے اور اپنی پناہ میں رکھے۔ جیسا کہ میں نے اپنے پہلے مضمون میں عرض کیا تھا۔ اگر تاجر ٹھیکہ دار صاحبان اور Utility service مہیا کرنے والے اور باقی ماندہ لوگ کمیٹیاں بنا لیں جہاں ایک دوسرے کے حقوق کا تحفظ ہو تو سب سے اچھا ہے۔

بقیہ : ص ۵

بام حیات پر کوئی شاید ہے جلوہ فگن
موج حیات اس طرح تھرا رہی ہے آج
وہ آہ صبحگاہ ہی بخش جو خاک چمن کو بھی
ستاروں کے جہاں ہر سمت فرمانروائی دے

معاشرے کو اچھا بنانے کے لئے ضروری ہے کہ گھر سکینت کا مرکز ہوں۔ جہاں اپنا گھر سکینت کا مرکز نہ رہے۔ کسی اور کا گھر بن جائے اور باہر کی دنیا بن جائے۔ گلیاں بن جائیں۔ کلب بن جائیں دوستوں کی مجلسیں بن جائیں وہاں معاشرے کا سارا انظام بگڑ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ گھر ٹوٹنے لگتے ہیں۔ آگے اولاد پر بہت برا اثر پڑتا ہے بچے بداخلاق ہونے لگتے ہیں۔ اگلی نسلوں کی حفاظت کا انتظام نہیں رہتا۔ اس لیے سکینت کا مرکز گھر ہی رہنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شعرائے کرام کے حالات و نمونہ کلام

محترم روشن دین صاحب

تنویر

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام ۱۹۶۷ء میں جو اردو کانفرنس منعقد ہوئی اس میں محترم نسیم سیفی صاحب کے سپرد جو مقالہ تھا اس کا عنوان "احمدی ادباء و شعراء" تھا اس مقالہ کی تیاری کے لئے مختلف احمدی ادباء و شعراء سے رابطہ قائم کیا گیا۔ محترم روشن دین صاحب تنویر جو ان دونوں روز نامہ الفضل کے ایڈیٹر تھے انہوں نے اپنے جو حالات اپنے قلم سے لکھ کر بھجوائے وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:

(۱) تاریخ ولادت: تخمیناً ۲۰/اپریل ۱۸۹۲ء

(۲) جائے پیدائش: سیالکوٹ شہر

(۳) تعلیم: بی۔اے۔ایل۔بی۔

(۴) شعرو سخن سے کب سے لگاؤ ہے؟

پانچویں چھٹی جماعت میں ٹوں ٹاں کرنے لگا تھا۔ اس وقت سے تا ایں دم متواتر لکھتا چلا آرہا ہوں۔ میں نے نظمیں زیادہ لکھی ہیں۔ جو غزلیں لکھی ہیں ان میں بھی تغزل کم اور نکتہ سنجی زیادہ ہے۔

غزل کے چند اشعار ملاحظہ ہوں

یہ امتحاں ہے بڑا امتحاں نہ رہ جاؤں
خدا کرے کہ تیرا پیار بھی میں سہ جاؤں

مجھے یہ خوف ہے اپنی نواطرازی سے
کہ تیرے گیت میں کچھ دردِ دل نہ کہہ جاؤں

الٰہی نغمۂ غم کا ہو خاتمہ بالخیر
نوا کے ساتھ ہی میں بھی پگھل کے بہہ جاؤں

میں نے یہ جب کہا کہ ہم رازِ چمن کو پا گئے
کلیاں تمام ہنس پڑیں پھول نظر چرا گئے

اک ذرا سی لڑ گئی ان کی نگاہ سے نگاہ
میرا جہاں اجاڑ کر اپنا جہاں بسا گئے

آنکھ کھلی ہی رہ گئی حسرت دید میں مری
جانے کدھر سے آکے وہ دل میں مرے سما گئے

میں نے کہا کہ دردِ دل! اس کا بھی کچھ علاج ہے؟
حسنِ کرم تو دیکھئے درد مرا بڑھا گئے

جن کا تمام عمر تنویر میں منتظر رہا
آخری سانس لی ہی تھی اور حضور آ گئے

(۵) اشعار کا مجموعہ شائع کیا ہے یا نہیں؟

صور اسرافیل کے نام سے جماعتی نظموں کا ایک مختصر سا مجموعہ شائع ہوا ہے۔

(۶) کلام کہاں کہاں چھپا ہے؟

اردو کے اکثر رسالوں اور اخباروں میں چھپتا رہا ہے۔ چند نام یہ ہیں۔ نگار۔ نیرنگِ خیال۔ سدرشن۔ مخزن (جب دوبارہ شائع ہوا) ہمایوں۔ ادبی دنیا۔ الفضل۔ الفرقان۔ وغیرہ۔ بعض نام اب یاد نہیں آرہے

(۷) نثر؟

صرف ایک مذہبی کتاب۔ اسلام میں ارتداد کی سزا اس کے علاوہ ادبی رسالوں میں مثلاً نیرنگ خیال میں انگریزی سے تراجم آسکروائلڈ وغیرہ۔ زیادہ تر مذہبی مضامین لکھے گئے ہیں۔

خاکسار روشن دین تنویر ۱۹۶۷ء۔۱۰۔۳

محترم ثاقب زیروی صاحب

برادر گرامی!

موسم بدلتے ہی ہاتھوں میں ایگزیما ابل پڑا ہے لکھنا از حد مشکل ہو گیا ہے۔ یہ چند سطور بھی اپنے ارشاد ہی کی تاثیر جانئے پندرہ بیس منٹ کے مقالے میں آپ سیر حاصل بحث تو نہ شاید کر سکیں کسی پر بھی بیرونی ادبا و شعراء کے حصہ میں کیا آئے گا۔ بہر حال یہ اشارہ بے محل نہ ہو گا۔ کہ احمدی شعراء مقصدیت کے قائل ہیں اگر کہیں ان کے کلام میں مبالغہ نظر بھی آتا ہے تو وہ اسی حد تک جس حد تک حسن بیان و اظہار بیان کی رعنائیاں اجازت دیتی ہیں۔

نہ وہ عوامی مقبولیت حاصل کرنے کے لئے سستی شاعری پر اترتے ہیں نہ سیاسی لپاڈگی کے لئے بازاری شاعری پر۔

۔ فکر میں حفظ مراتب اور وجدان میں مدارج کی تمیز بیحد مشکل کام ہے اور یہ نعمت خدائے قدوس نے بطور خاص احمدی شعراء کو عطا فرمائی ہے۔

بھائی بس اب آگے نہیں لکھا جاتا بس تعمیل ارشاد میں اپنی پسند اپنے آٹھ دس شعر لکھ کر ہی ختم کرتا ہوں میں پچھلے دنوں دو تین دفعہ آیا تو مگر آپ کے دیدار سے محروم رہا۔ اگر کانفرنس میں شریک ہو سکا تو شاید یہ حسرت پوری ہو جائے۔ مجھے بھی تو ایک مقالہ گھسیٹنے کی "فیٹیک" انجام دینا ہے۔ کانفرنس کی تاریخیں بدلی تو نہیں۔ کیا وقت ہے؟ کس وقت پہنچا جائے۔ کہاں قیام ہو گا۔ ظالم پرویز نے کچھ بھی تو نہیں لکھا۔

والسلام

ناچیز

ثاقب زیروی

غم زمانہ کے رنگ لاکھوں غم محبت کا ایک عالم
خرد نے پہلو ہزار بدلے مگر وہی ہیں جنوں کی رسمیں

کون جانے کیا ہو انجام وفا مرنے کے بعد
دار تک تو زندگی کے گیت گاتے جائیے

پروانہ بھی شہید گل و غنچہ بھی شہید
کس کس جگہ سے خاک شہیداں اٹھائیے

ہم بھی ثاقب دشمنوں سے بچ کے چلتے تھے کبھی
دوستوں نے یہ تکلف بھی کہاں رہنے دیا

دل جب احساس کی آنچوں سے پگھل جاتا ہے
غم جاناں غم دوراں میں بدل جاتا ہے

اشک مجبور کو تحقیر کی نظروں سے نہ دیکھ
یہی قطرہ کبھی طوفان میں ڈھل جاتا ہے

حسن واقف ہے نہ اہل عشق کو اس کی خبر
کس طرح اک اجنبی صورت پہ آجاتا ہے دل

ہر قدم پر مشکلیں ہیں عشق غیرت مند کو
جرم کرتی ہیں نگاہیں اور شرماتا ہے دل

ان مہرووفا کی راہوں میں آداب رفاقت سیکھ ذرا
مشکل تو نہ حل ہو گی اے دل تصویر الم بن جانے سے

ہماری حالت پہ ہنسنے والے یہ حال جب تیرے دل کا ہو گا
ہم اپنے دل کی حکائیتیں بھی تیری نظر سے سنا کریں گے

مزاج نشوونما پر اب تک نہ کوئی پہرہ بٹھا سکا ہے
یونہی چمکتی رہے گی بجلی یونہی نشیمن بنا کریں گے

تلخی مے سے زیادہ تلخ تھے اپنوں کے جور
گردش ایام لیکن گردش ایام ہے

ہوتا ہے یہ گمان کہ آئیں گے وہ ضرور
شب بھر مہ و نجوم کو بیدار دیکھ کر

ازل کے دن سے ثاقب ہم وہ فطرت لے کے آئے ہیں
عدو کو رنج پہنچے اور ہماری آنکھ بھر آئے

محترم عبد السلام اختر صاحب ایم اے

تاریخ ولادت: ۱۴ جولائی ۱۹۱۶ء

جائے پیدائش: سیالکوٹ

قادیان سے میٹرک پاس کرنے کے بعد اسلامیہ کالج لاہور سے ایف۔ اے اور گورنمنٹ کالج ناگپور (سی۔ پی) یونیورسٹی سے بی۔ اے' ایم۔ اے کیا اور ایم۔ اے (فلسفہ) میں آپ یونیورسٹی میں اول آئے۔ بطور کالج اور یونیورسٹی کے مباحثات میں نہایت نمایاں پوزیشن حاصل کرتے رہے۔ یونیورسٹی کی طرف سے آپ کو دو مرتبہ انٹر یونیورسٹی سیمینار میں بطور نمائندہ بھیجا گیا۔

۱۹۴۰ء میں آپ گورنمنٹ سروس میں شامل ہوئے اور جنرل ہیڈ کوارٹرز میں بطور اسسٹنٹ شملہ اور دہلی میں تقریباً ۳ سال تک کام کرتے رہے۔ دہلی میں قیام کے دوران میں آپ کی شاعری نے ارتقا کی منازل طے کیں۔ اور مختلف مجالس اور مشاعروں میں آپ نے اپنا کلام سنایا۔ ۱۹۴۴ء میں راولپنڈی میں تبادلہ ہوا۔ وہاں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی تحریک پر اپنے آپ کو احمدیت کی خاطر وقف کیا۔ حضور نے آپ کو صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر میں بطور نائب ناظر تعلیم مقرر فرمایا۔

۱۹۴۸ء میں جب ربوہ آباد ہوا۔ تو آپ اس کے سب سے پہلے آباد کاروں میں سے تھے۔ سلسلہ احمدیہ کے تعلیمی اداروں کے قیام اور انتظام کے سلسلے میں آپ نے نہایت محنت اور عرقریزی سے کام کیا۔ ۱۹۶۱ء میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث نے (جو اس وقت صدر انجمن احمدیہ کے صدر تھے) آپ کو ضلع سیالکوٹ میں گھٹیالیاں کے مقام پر ایک انٹرمیڈیٹ کالج کھولنے کا ارشاد فرمایا۔ اور آپ اس کے پہلے پرنسپل مقرر ہوئے۔ تقریباً ۵ سال تک وہاں خدمات سر انجام دیں۔ اور کالج کو مضبوط بنیادوں پر قائم فرمایا۔ خرابی صحت کی بناء پر آپ دوبارہ مرکز میں تشریف لائے۔ اور اپنی سابقہ جگہ پر مقرر ہوئے۔ جہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیابی سے کام کر رہے ہیں۔

کلام اور نمونہ کلام

آپ کے کلام میں بے ساختگی اور روانی بدرجہ اتم موجود ہیں۔ آپ کی شاعری خود آپ کی افتاد طبع کا نتیجہ ہے آپ نے کسی سے کبھی اصلاح نہیں لی۔ آپ کے نزدیک اچھا شعر وہ ہے۔ جس میں فلسفیانہ گہرائی اور غزل کی رنگینی بیک وقت موجود ہوں۔ زبان سادہ اور تاثر سے بھرپور ہو۔

نمونہ کلام

چل آمیرے ساتھ قعر دریا میں گائیں منجدھار کا ترانہ
کہ دور ساحل پہ جاکے چھپنا بھی ڈوب جانے کا ہے بہانہ

اللہ رے تیری یاد میں ٹپکا ہوا آنسو!
عنوان کا عنوان افسانے کا افسانہ

اس طرح دل سے ہم آہنگ ہے تسکین حیات
مجھ سے روٹھی ہی نہ تھی گردش دوراں جیسے

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات واقعات شخصیات

لیبیا اور کویت

بتایا گیا ہے کہ کویتی وزیر خارجہ کے دفتر نے گزشتہ روز لیبیا کے سفیر برائے کویت کو دفتر میں بلایا اور انہیں بتایا گیا کہ ان کی اس ملک میں موجودگی ناپسندیدہ ہے۔ اس کی وجہ جو بیان کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ لیبیا کے سفارت خانے میں ایک استقبالیہ کے دوران ایک ایسی ویڈیو دکھائی گئی جس پر سعودی عرب کے خلاف تقریر سنی گئی۔ سعودی عرب اور کویت کے آپس میں بہتر تعلقات کی یہ ایک دلیل ہے کہ اگرچہ یہ تقریر لیبیا کے سفارت خانے میں سنائی گئی تھی لیکن چونکہ اس بات کا امکان ہے کہ اس موقعہ پر بہت سے کویتی بھی وہاں موجود ہوں گے جنہیں یہ تقریر سننی پڑی اس لئے کویت نے اس بات کو برداشت نہیں کیا کہ اس قسم کی کارروائی اس کے ملک میں کی جائے۔

وزارت خارجہ نے لیبیا کے وزیر خارجہ کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ وہ لیبیا کے سفیر برائے کویت کو فوری طور پر واپس بلالے۔

یہ بات افسوناک ہے کہ جب کہ کئی غیر عرب ممالک یعنی یوروپ اور امریکہ بعض عرب ممالک کے ساتھ اچھے تعلقات نہیں رکھتے عرب ممالک آپس میں بھی کوئی نہ کوئی مناقشہ کھڑا کر لیتے ہیں۔ لیبیا اس وقت مشکلات میں سے گزر رہا ہے۔ چاہئے تو یہ کہ اس کے تعلقات تمام عرب ممالک سے بہتر ہوں لیکن بہرحال اس کی اپنی سوچ کے مطابق بعض عرب سے اس کی نہیں بنتی۔ اور ان میں سے ایک ملک سعودی عرب ہے چنانچہ سعودی عرب کے خلاف ویڈیو پر دکھائی جانے والی تقریر نے وزارت خارجہ کویت کو اس بات پر مجبور کیا کہ وہ اس سفیر کو واپس لیبیا بھیجنے کا حکم صادر کرے۔

جاپان / امریکہ

جاپان کے سرکاری افسروں نے کہا ہے کہ انہیں امید ہے کہ ایک ہفتے کے اندر اندر امریکہ ایسی ٹھوس تجاویز پیش کرے گا جن کے پیش نظر جاپان میں تھوڑی دور سے کئے جانے والے حملے روکنے کے لئے اینٹی میزائل سسٹم تیار کیا جائے گا۔ یہ سسٹم جاپان اور امریکہ مل کر تیار کریں گے۔ یہ پلان اس لئے تیار کیا گیا ہے کہ شمالی کوریا نے حال ہی نئے میزائلوں کا تجربہ کیا ہے اور یہ ایسے میزائل ہیں کہ جاپان تک مار کرسکتے ہیں' ابتدائی گفت وشنید جس کا ٹیکنیکی امور سے تعلق ہے کسی حد تک ہو بھی چکی ہے لیکن مزید گفت وشنید کے بعد اس پر پوری طرح عمل کیا جائے گا۔

کہا جاتا ہے کہ جب امریکہ اور جاپان مل کر یہ اینٹی میزائل اسلحہ بنائیں گے تو فوجی طور پر دونوں ممالک کے تعلقات زیادہ بہتر اور مضبوط ہو جائیں گے۔ جاپانیوں کا خیال ہے کہ امریکہ فوری طور پر اس سکیم پر عمل کرنے لئے تیار ہے اور یہ خیال پنٹیگان کے انڈر سیکرٹری برائے حصول ٹیکنالوجی جان ڈوش کے حالیہ جاپان کے دورے سے پیدا ہوا ہے امریکہ اور جاپان کے سرکاری حلقوں کا خیال ہے کہ تجربات موجودہ اینٹی میزائل سسٹم کو بھی بہتر بنانے کے کام آئیں گے۔ موجودہ اینٹی میزائل بنانے کے کام آئیں گے۔ موجودہ اینٹی میزائل سسٹم پیٹریاٹ ہے جسے نہایت آزادی اور کامیابی کے ساتھ عراق کے خلاف استعمال کیا گیا تھا۔ جاپان کے پاس صرف پیٹریاٹ سسٹم موجود ہے اور وہ بھی کسی قدر پرانا۔ لیکن اس کی ترقی یافتہ صورتیں جاپان کے پاس نہیں ہیں یہ ترقی یافتہ صورتیں وہ ہیں جو عراق کے خلاف استعمال کی گئی تھیں۔

زمبابوے کا ویزا

بتایا گیا ہے کہ پاکستانی قومیت رکھنے والوں کو زمبابوے جانے کے لئے ویزا حاصل کرنا پڑے گا۔ پاکستانی ہائی کمیشن نے ہرارے میں کہا کہ پانچ پاکستانی جن میں سے چار تاجر ہیں اور ایک صحافی نے چونکہ زمبابوے کا ویزا حاصل نہیں کیا ہوا تھا اس لئے انہیں ہرارے ایرپورٹ پر روک لیا گیا۔ اس سے قبل پاکستانی ہائی کمیشن ہرارے نے بتایا تھا کہ یہ ویزا حاصل کرنا چاہئے لیکن یہ پانچ افراد بغیر ویزا حاصل کئے ہرارے پہنچ گئے جہاں انہیں ایرپورٹ پر روک لیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ اپنے آپ کو مشکلات میں ڈالنے کی بجائے بہتر یہ ہے کہ ہر پاکستانی جو زمبابوے جانا چاہے ویزا لے کر جائے ایرپورٹ پر روک لئے جانے سے جو مشکلات پیش آتی ہیں وہ عام طور پر بددلی کا باعث بنتی ہیں۔

بقیہ : ص ۳

لوگ ان کی مخالفتیں کرتے ہیں مگر آہستہ آہستہ وہ دنیا میں قائم ہو جاتی ہیں۔ اور پہلے نظام میں اپنے لئے بھی جگہ نکال لیتی ہیں۔ لیکن بعض ایسی تحریکات ہوتی ہیں جو پہلے نظام کو کلیتہ "بدل دیتی ہیں اور وہ صلح کر کے پہلے نظام کا حصہ نہیں بنتیں بلکہ ایک نیا نظام قائم کرتی ہیں اور پہلے نظام یا نظاموں کو توڑ دیتی ہیں ان کے لئے لڑائیاں لڑی جاتی ہیں۔ جنگیں کی جاتی ہیں (خواہ جسمانی رنگ میں خواہ روحانی رنگ میں) اور یوں معلوم ہوتا ہے کہ ان کی وجہ سے دنیا کا امن جاتا رہا۔ مگر آخر اس لڑائی اور جنگ کے بعد وہ دنیا میں قائم ہو جاتی ہیں۔ اور ان کے ذریعہ سے دنیا میں پھر امن کا دور دورہ ہو جاتا ہے مکہ مکرمہ کے ٹیلی فون کے واقعہ کی مناسبت سے مجھے نواب اکبر یار جنگ صاحب بہادر نے بھی بتایا ہے کہ حیدر آباد کی مسجد میں لاؤڈ سپیکر لگایا گیا تو لوگوں نے کفر کا فتویٰ دے دیا۔ ہمارے یہاں عورتوں کی جلسہ گاہ میں بھی کل لاؤڈ سپیکر پر فتویٰ لگ گیا تھا۔ بعض عورتیں سٹیج کے قریب آنا چاہتی تھیں۔ اس پر انہیں منتظمات جلسہ نے بتایا کہ اب قریب آنے کی ضرورت نہیں یہ جو آلہ لگایا گیا ہے اس سے ہر جگہ آواز پہنچ جائے گی۔ اس پر وہ کہنے لگیں "سانوں تہاڈے فریب دا پتہ نہیں۔ اسیں اڈیاں بیوقوف ہاں۔ بھلا یہ دھوتو بولے گا" یعنی کیا ہمیں تمہارے فریب کا علم نہیں ہم اتنی بیوقوف نہیں کہ یہ خیال کرلیں کہ یہ ٹین کا پرزہ بولے گا۔ گویا انہوں نے اپنی علمیت کی دلیل یہ دی کہ ہم خوب جانتی ہیں یہ ٹین سا جو لگا ہوا ہے یہ نہیں بول سکتا۔ یہ محض اپنی واقف عورتوں کو آگے بٹھانے کے لئے بہانا بنایا گیا ہے۔

دوستوں کو چاہئے کہ وہ گھروں میں جاکر اپنی بیویوں کو سمجھادیں کہ یہ ٹین کا پرزہ خوب بولا کرتا ہے کل مستورات نے خوب کشتی کی اور بعض تو پہریدار عورتوں کو گرا کے آگے آگئیں اور کہا کہ ہم ایسے فریب میں نہیں آ سکتیں۔ وہ ان کو سمجھادیں کہ یہ ہمارا فریب نہیں بلکہ یورپ والوں کا کارآمد فریب ہے جس سے واقعہ میں آواز دور دور تک پہنچ جاتی ہے۔

غرض اصلاح کے دو ذریعہ ہیں صلح اور جنگ۔ یعنی یا تو نئی تحریک کو پرانی تحریک کے ساتھ سمو کر اور ملا کر ایک نیا وجود بنا دیا جاتا ہے اور دونوں تحریکیں ایک تحریک ہو کر رہ جاتی ہیں۔ اور یا پھر نئی اور پرانی تحریک میں جنگ ہو کر نئی تحریک پرانی کو اکھیڑ کر پھینک دیتی ہے۔ اور اپنی حکومت قائم کرلیتی ہے۔ یعنی سہولت سے تغیر ہو جاتا ہے۔ اور لوگوں کو محسوس بھی نہیں ہوتا مگر دوسری قسم کی تحریک جس میں لڑائی لڑنی پڑتی ہے اسے عربی زبان میں انقلاب کہتے ہیں۔ جیسے پنڈت جواہر لال صاحب نہرو کی مجالس میں نعرے لگائے جاتے ہیں کہ "انقلاب زندہ باد" یہ بھی وہی انقلاب ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ موجودہ گورنمنٹ سے کانگریس کو اتنا اختلاف ہے کہ وہ اسے توڑ کر کلی طور پر ایک نئی گورنمنٹ بنائے گی اور وہ کوئی درمیانہ راستہ قبول کرنے کے لئے تیار نہیں۔ گو عملی طور پر کانگریس سب کچھ مان گئی ہے اور کئی صوبوں میں اس نے وزارتیں بھی سنبھال لی ہیں اب صرف عادت کے طور پر انقلاب زندہ باد کے نعرے لگائے جاتے ہیں۔ جیسے طوطے کو میاں مٹھو کہنے کی عادت ہوتی ہے۔ ورنہ کانگریس کے لئے انقلاب کا زمانہ ختم ہو چکا ہے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر ۲۹۲۳۵ میں محمد زبیر خالد ولد محمد عقیل صاحب قوم کھرل پیشہ ملازمت عمر ۳۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن A/2-۲ محلہ دار الیمن غربی ربوہ حال سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ موٹر سائیکل مالیتی ۲۵۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۲۵۴۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد زبیر خالد A/2-۲ دار الیمن غربی ربوہ حال سرگودھا گواہ شد نمبر ا راشد احمد خان ولد محمد خان ناظم مال خدام الاحمدیہ سرگودھا گواہ شد نمبر ۲ ناصر احمد گل ولد محمد دین پی۔اے۔ایف سرگودھا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسل نمبر۲۹۲۳۶ میں جنت بی بی بیوہ چوہدری بشیر احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۴۱ دار الصدر شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۲ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ ساڑھے تین کنال زرعی اراضی واقع احمد نگر نزد ربوہ مالیتی ۲۰۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر وصول شدہ ۲۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۵۰+۷۵ روپے ماہوار بصورت وظیفہ از دفتر خدمت درویشاں و دفتری۔ ایس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ جنت بی بی کوارٹر نمبر ۴۱ صدر انجمن احمدیہ ربوہ گواہ شد نمبر۱ محمد بشیر اقبال وصیت نمبر ۲۴۹۵۲ داماد موصیہ گواہ شد نمبر۲ محمد الطاف خان وصیت نمبر ۱۴۶۷۵

مسل نمبر۲۹۲۳۷ میں رانا اقبال الدین ولد سراج الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ وقف زندگی عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوارٹر نمبر ۲۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۹-۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۸۲۰+۲۳ روپے ماہوار بصورت الاونس و کیش الاونس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا اقبال الدین دفتر p.s ربوہ گواہ شد نمبر۱ عبد الرشید احمد وصیت نمبر ۲۵۴۳۲ گواہ شد نمبر۲ عبد الرشید وصیت نمبر ۲۶۹۷۸

مسل نمبر۲۹۲۳۸ میں آمنہ بیگم زوجہ محمد اسلم صاحب قوم اعوان پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن احمد نگر نزد ربوہ حال ۹/۲ بی۔ دار البرکات ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۶ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۸/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ۱۔ طلائی زیور وزنی ایک تولہ مالیتی ۴۰۰۰ روپے ۲۔ حق مہر بذمہ خاوند ۴۰۰۰ روپے ۳۔ فروخت شدہ زیور ۱۰۰۰ روپے ۴۔ نقد ۱۵۰۰۰ روپے کل جائیداد مالیتی ۲۴۰۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۸/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامۃ آمنہ بیگم ۹/۲ بی۔ دار البرکات ربوہ گواہ شد نمبر۱ مظفر احمد منصور مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۸۲۸۲ گواہ شد نمبر۲ چوہدری غلام قادر ۹/۲ دار البرکات ربوہ

مسل نمبر۲۹۲۳۹ میں رضوان احمد عظیم ولد شفیق احمد قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۸-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رضوان احمد عظیم مکان نمبر ۱۱-۲ شیٹ نمبر ۲۷ ماڈل کالونی کراچی نمبر ۲۷ گواہ شد نمبر۱ عبد المالک خان وصیت نمبر ۱۷۲۱۸ کراچی گواہ شد نمبر۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷ کراچی

مسل نمبر۲۹۲۴۰ میں آفتاب مجید ولد مجید احمد صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دار البرکات ربوہ حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۲۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد آفتاب مجید ۵/۲ دار البرکات ربوہ حال ماڈل ٹاؤن کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷

مسل نمبر۲۹۲۴۱ میں محمد اسد اللہ شیخ ولد محمد حنیف قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سکھیکی منڈی حال کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۱۷۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اسد اللہ خان ۲۵-D شیٹ نمبر ۲۶ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷

مسل نمبر۲۹۲۴۲ میں محمد احسن محمود ولد محمد علی صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ماڈل کالونی کراچی بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۷-۱۶ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد احسن محمود ۴/۲۸ شیٹ نمبر ۱۷ ماڈل کالونی کراچی گواہ شد نمبر۱ چوہدری صغیر احمد چیمہ صدر مجلس موصیاں کراچی گواہ شد نمبر۲ طاہر محمود وصیت نمبر ۲۴۵۲۷

مسل نمبر۲۹۲۴۳ میں عمران احمد حفیظ ولد محمد حفیظ قوم قریشی صدیقی پیشہ طالب علم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باغبانپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۴-۲۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عمران احمد حفیظ مکان نمبر ۱۳۴A البدر کالونی باغبانپورہ لاہور گواہ شد نمبر۱ محمد حفیظ والد موصی گواہ شد نمبر۲ ظفر محمود احمد ظفر وصیت نمبر ۲۴۳۵۷

مسل نمبر۲۹۲۴۴ میں عبد الحفیظ بصیر ولد میاں صوفی عبد المجید احمد صاحب قوم ناگی پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۲-۲-۲۵ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ۱۔ سرمایہ تجارت تقریباً ۷۰۰۰۰۰ روپے ۲۔ پلاٹ برقبہ ایک کنال مالیتی ۲۰۰۰۰۰ روپے کا ۴/۱ حصہ ۳۔ پلاٹ برقبہ ۱۲ مرلہ مالیتی ۷۳۰۰۰ جس کی صرف ایک قسط ۱۹ ہزار روپے جمع کرائی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۱۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبد الحفیظ بصیر ولد میاں صوفی عبد المجید میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر۱ عبد الرزاق وصیت نمبر ۱۲۷۲۸ گواہ شد نمبر۲ عبد الرشید مسل نمبر ۲۹۲۴۶ آزاد کشمیر

مسل نمبر۲۹۲۴۵ میں رانا محمد انور خالد ولد رانا محمد یوسف کاٹھگڑھی قوم راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین مالیتی ایک لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ ۳۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد رانا محمد انور خالد چک نمبر ۴۹۷ ج۔ ب ضلع جھنگ حال ایس۔ اے۔ الیکٹرانکس فاضل چوک میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر۱ راجہ محمد سلیم وصیت نمبر ۲۱۸۸۵ گواہ شد نمبر۲ میاں عبد الرشید مسل نمبر ۲۹۲۴۶

مسل نمبر۲۹۲۴۶ میں میاں عبد الرشید ولد میاں عبد المجید احمد قوم ناگی راجپوت پیشہ تجارت عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرپور آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرو اکراہ آج بتاریخ ۹۳-۱-۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۶۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد میاں عبد الرشید یونائیٹڈ الیکٹرک ورکس میرپور آزاد کشمیر گواہ شد نمبر۱ راجہ محمد سلیم وصیت نمبر ۲۱۸۸۵ گواہ شد نمبر۲ رانا محمد انور خالد مسل نمبر ۲۹۲۴۵

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم مقصود اظہر گوندل کارکن شعبہ کمپیوٹر الفضل ربوہ کی اہلیہ بخار کی وجہ سے علیل ہیں چند دن آرام رہنے کے بعد بخار کا دوبارہ حملہ ہوا ہے۔

○ مکرم علم دین صاحب غلہ منڈی ہارون آباد چک نمبر آر 93/6 عرصہ سے بیمار ہیں۔

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ مکرم حبیب اللہ صاحب نائیک بوجہ شوگر اور بلڈ پریشر بیمار ہیں۔ کمزوری زیادہ ہوگئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو شفاء کاملہ عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : ۱۱- اکتوبر- موسم معتدل ہو رہا ہے- ربوہ کا درجہ حرارت :
۳۴ درجے سنٹی گریڈ

○ چیف آف آرمی سٹاف جنرل عبدالوحید نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو یقین دہانی کروائی ہے کہ اقتدار اکثریتی پارٹی ہی کو منتقل ہو گا- کسی بھی پارٹی کی اکثریت ثابت ہونے پر اسے انتقال اقتدار میں تاخیر نہیں ہو گی- محترمہ بے نظیر بھٹو نے فون پر جنرل وحید سے رابطہ کیا اور منصفانہ انتخابات کرانے پر انہیں مبارکباد دی-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مرکز اور پنجاب میں ہم نہیں تو کوئی اور بھی حکومت نہ بنا سکے گا- اگر ہارس ٹریڈنگ کی گئی تو تین ماہ کے بعد پھر نئے انتخابات کے امکانات پیدا ہو جائیں گے- انہوں نے کہا کہ ہم نواز شریف کے ساتھ نہیں بلکہ اپنے اتحادیوں کے ساتھ مل کر مخلوط حکومت بنائیں گے- انہوں نے کہا کہ پنجاب سے آٹھ آزاد اراکین نے ہماری حمایت کا وعدہ کیا ہے- اگر ہمیں پنجاب میں اکثریت نہ ملتی تو شاید ہم مرکز میں بھی حکومت نہ بناتے- انہوں نے اعتراف کیا کہ عوام کی ایک بڑی تعداد نے مسلم لیگ نواز گروپ پر اپنے اعتماد کا اظہار کیا ہے- میں یہ اعتماد حاصل کرنے پر نواز شریف کو مبارکباد پیش کرتی ہوں-

○ قومی اور صوبائی اسمبلیاں معلق ہو جانے کی وجہ سے سٹاک ایکسچینج میں حصص کی قیمتیں گر گئی ہیں-

○ میاں محمد نواز شریف نے دعویٰ کیا ہے کہ پنجاب میں مسلم لیگ واحد اکثریتی پارٹی ہے حکومت اسی کی بنے گی- انہوں نے دعویٰ کیا کہ سرحد اور بلوچستان میں مسلم لیگ اور اسکی اتحادی پارٹیوں کو اکثریت حاصل ہوئی ہے ان دونوں صوبوں میں بھی ہماری حکومتیں بنیں گی- انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ مرکز میں اکثریت حاصل کرنے کے لئے ہم نے جو رابطے کئے ہیں ان کے مثبت نتائج نکلے ہیں-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے میاں نواز شریف کو اپوزیشن لیڈر بننے پر مبارکباد دی تو نواز شریف نے کہا کہ کس بات کی مبارکباد؟ میں تو حکومت بنا رہا ہوں-

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ نواز شریف پاکستانی سیاست میں سپر پاور بن کر ابھرے ہیں- ابھی تک صرف بے نظیر بھٹو کو عوامی سیاست کا نمائندہ تسلیم کیا جاتا تھا- تاہم حالیہ الیکشن کے بعد نواز شریف نے بھی اپنا لوہا منوا لیا ہے- بی بی سی نے کہا ہے کہ انتخابات میں دونوں جماعتوں کے سرکردہ رہنماؤں کی شکست سے ظاہر ہوتا ہے کہ عوام تبدیلی چاہتے ہیں-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو سے حامد ناصر چٹھہ اور اقبال احمد خان نے حکومت سازی کے مسائل پر بات چیت کی ہے- مرکزی اور صوبائی حکومتوں کی تشکیل کے بارے میں معاملات طے کئے گئے- مسٹر حامد ناصر چٹھہ نے محترمہ بے نظیر بھٹو کے اعزاز میں عشائیہ دیا-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ ملک میں کوئی مذہبی بحران نہیں عوام کو مذہبی سیاسی جماعتوں سے نجات مل گئی ہے- قوم اپنے سیاسی و اقتصادی مسائل کا حل چاہتی ہے- انہوں نے کہا کہ میری یہ پیشگوئی پوری ہوئی کہ جماعت اسلامی خاکسار تحریک کی سطح پر آ جائے گی-

○ لاہور سیاسی جوڑ توڑ کا مرکز بن گیا ہے- محترمہ بے نظیر بھٹو کے بعد پیر صاحب پگاڑا اور حامد ناصر چٹھہ لاہور پہنچ چکے ہیں آزاد اراکین اور فاٹا کے اراکین کے ساتھ حکومت سازی کے لئے رابطے کئے جا رہے ہیں-

○ حامد ناصر چٹھہ نے پیر صاحب پگاڑا کو قطعی جواب دے دیا ہے کہ "غداری میرے خون میں شامل نہیں"-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے اعلان کیا ہے کہ ہم برسر اقتدار آ کر ایٹمی پروگرام جاری رکھیں گے- بھارت کے پاس ایٹمی ہتھیار ہیں اس لئے پاکستان اس دوڑ سے باہر نہیں رہ سکتا انہوں نے ایک فرانسیسی اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ کشمیر میں رائے شماری کروائی جائے-

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ہمیں نگران وزیر اعظم معین قریشی کے معاشی خیالات سے اتفاق ہے لیکن ہم ان کے اقتصادی پیکیج پر نظر ثانی کریں گے-

○ ایک خبر کے مطابق پیپلز پارٹی نے کھر کو آگے لانے کے لئے سنجیدگی سے غور شروع کر دیا ہے-

○ بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ مرتضیٰ بھٹو جلد واپس آ کر پیپلز پارٹی کی طاقت میں اضافہ کرے گا- بے نظیر بھی مرتضیٰ کو خوش آمدید کہیں گی- مرتضیٰ واپس آ کر سندھ اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے حلف اٹھائیں گے-

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے جمہوریت کے استحکام کے نام پر بے نظیر بھٹو کو تعاون کی یقین دہانی کروا دی ہے-

○ مرتضیٰ بھٹو کے ترجمان مسٹر سبک مجید نے کہا ہے کہ مرتضیٰ ۲۲- اکتوبر کو پاکستان آئیں گے انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کو سندھ اسمبلی میں لیڈر آف دی ہاؤس منتخب کیا جائے گا-

○ قومی اسمبلی کے سپیکر گوہر ایوب کی کامیابی کا اعلان کر دیا گیا ہے- سندھ ہائی کورٹ کے ڈویژن بنچ نے سنگل بنچ کے فیصلے کے خلاف حکم امتناعی جاری کر دیا- مسٹر گوہر ایوب کے خلاف ایک بنک نے قرضے وصول کرنے کا دعویٰ دائر کیا ہے-

○ کامیاب مسیحی رکن قومی اسمبلی مسٹر جے سالک نے کہا ہے کہ میں حکومت بنانے کے لئے ووٹ اسے دوں گا جو غریب خانے پر چل کر آئے گا- ورنہ میں یا تو اپوزیشن میں بیٹھوں گا یا اسلامی فرنٹ میں شامل ہو جاؤں گا- انہوں نے کہا دونوں بڑوں نے انہیں حکومت بنانے کی دعوت دی ہے- سات روز میں ان کے کردار کا جائزہ لوں گا-

بے اولاد
مردوں کیلئے کورس
SPERMATOZOA COURSE RS 250/-
عورتوں کیلئے کورس
بانجھپن کورس STERILITY COURSE RS 130/-
اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS 125
تفصیلی لٹریچر مفت
کیوسیٹو میڈیسن (ڈاکٹر رحیم ہومیو) کمپنی
رجسٹرڈ، ربوہ
فون نمبر: ۶۰۶ - ۷۷۱

Al-Furqan Motors (PVT) LIMITED
FOR GENUINE TOYOTA PARTS
47, TIBET CENTRE M.A. JINNAH ROAD KARACHI TELE: 7724606-7-9

ٹویوٹا گاڑیوں کے ہر قسم کے اصلی پرزہ جات درج ذیل پتہ پر حاصل کریں
الفرقان موٹرز لمیٹڈ
۴۷- تبت سنٹر- ایم اے جناح روڈ- کراچی ۳
فون نمبر ۷۷۲۴۶۰۶
۷۷۲۴۶۰۷- ۷۷۲۴۶۰۹